السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی کے لیے جائز ہے کہ للہ فی اللہ اپنی بیٹی کا نکاح کر دے اور کچھ بھی حق مہر نہ لے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح کے لیے مابین کچھ نہ کچھ مال کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے :

وَأُحِلَّ لَكُم ما وَراءَ ذٰلِكُم أَن تَبتَغوا بِأَموٰلِكُم ۲٤ ... سورة النساء

''اور تمہارے لیے پیچھے ذکر کی گئی عورتوں کے علاوہ دوسری عورتیں حلال ہیں کہ تم اپنے مالوں (حق مہر) کے ذریعے سے حاصل کرو۔''

اور نبی علیہ السلام کا فرمان بھی ہے جو آپ نے اس صحابی سے فرمایا تھا جس نے اس عورت سے نکاح کی خواہش کی تھی جس نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کیا تھا : ''کوئی مال تلاش کر خواہ لوہے کا چھلا ہی ہو۔'' (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب التزویج علی القرآن وبغیر صداق، حدیث : 4854 و صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن وخاتم حدید، حدیث : 1425 و سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب التزویج علی العمل یعمل، حدیث : 2111 و سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب مهور النساء (باب منہ)، حدیث : 114۔)

اور اگر کوئی انسان لازمی مہر کے بغیر کسی عورت سے نکاح کرتا ہے تو اس پر مہر مثل واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ انسان اس شرط پر نکاح کر لے کہ وہ عورت کو قرآن، حدیث یا دیگر مفید علوم کا ایک حصہ پڑھائے گا۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا واقعہ میں جب اس خواہش مند کو کچھ بھی مال نہ ملا تو آپ نے اس سے اس عورت کا نکاح اس شرط پر کر دیا کہ وہ اسے قرآن کریم پڑھا دے۔

اور مہر عورت کا حق ہوتا ہے، اور اگر وہ از خود اس سے دست بردار ہو جائے بشرطیکہ وہ رشیدہ یعنی سمجھدار اور اپنے نفع نقصان کو سمجھتی ہو، تو یہ جائز ہے، اس بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

وَءاتُوا النِّساءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحلَةً فَإِن طِبنَ لَكُم عَن شَىءٍ مِنهُ نَفسًا فَكُلوهُ هَنيـًٔا مَريـًٔا ٤ ... سورة النساء

''اور عورتوں کے مہر ان کی خوشی سے دے دیا کرو۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں، تو اسے ذوق و شوق سے کھا لو۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 432

محدث فتویٰ